ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

مع حاشیہ

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰ ۔ اردو بازار لاہور

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا

نہ دیکھا[١] تو ایک مٹھی بھر لی فرشتہ کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا[٢]

وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ

اور میرے جی کو یہی بھلا لگا[٣] کہا تو چلتا بن کہ دنیا کی زندگی میں

فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ

تیری سزا یہ ہے کہ تو کہے چھو نہ جا[٤] اور بیشک تیرے لئے ایک وعدہ کا وقت

تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓی اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ

ہے[٥] جو تجھ سے خلاف[٦] نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ کہ جس کے سامنے تو دن بھر آسن مارے رہا قسم

ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ

ہے ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کرکے دریا میں بہائیں گے[٧] تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے

اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ

جس کے سوا کسی کی بندگی نہیں ہر چیز کو اس کا علم محیط ہے[٨] ہم ایسا ہی تمہارے سامنے اگلی خبریں

اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ

بیان فرماتے ہیں[٩] اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا[١٠] جو

اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِیْنَ

اس سے منہ پھیرے تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا[١١] وہ ہمیشہ

فِیْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

اس میں رہیں گے[١٢] اور وہ قیامت کے دن ان کے حق میں کیا ہی برا بوجھ ہوگا جس دن صور

وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ

پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اٹھائیں گے نیلی آنکھیں[١٣] آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں

لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ

گے کہ تم دنیا میں نہ رہے مگر دس رات[١٤] ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہیں گے جب کہ ان میں سب سے بہتر رائے

ا۔ یعنی میں نے حضرت جبریل کو دیکھا یا ان کی گھوڑی کی خاک کی تاثیر بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی تھی۔ اگرچہ اس دن حضرت جبریل علیہ السلام ظاہر ظہور آئے تھے کہ ان کی گھوڑی فرعون کے گھوڑے نے بھی دیکھ لی تھی۔ لیکن گھوڑی کی ٹاپ سے گھاس اگتی لوگوں نے نہ دیکھی صرف سامری نے دیکھی۔ ادھر اور کسی کا دھیان نہ گیا۔

۲۔ جس سے بچھڑے میں جان پیدا ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ حضرت جبریل کے گھوڑے کی ٹاپ کی خاک زندگی بخش ہے مگر چونکہ سونا فرعونیوں کا تھا اس لئے بچھڑے کی آواز سے لوگ گمراہ ہوئے' ہدایت پر نہ آئے۔ اسی طرح قرآن و حدیث جب بے دینوں کی زبان سے نکلے تو اس سے لوگ گمراہ ہوں گے' ہدایت پر نہ آئیں گے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بچھڑے کی ناک' منہ میں سوراخ نہ تھے جس سے بانسری کی طرح آواز نکلتی بلکہ حضرت جبریل کے گھوڑے کی ٹاپ کی خاک کی تاثیر تھی۔ جب حضرت جبریل کی گھوڑی کی خاک بے جان سونے میں جان پیدا کر سکتی ہے تو بزرگوں کے قدموں کی خاک مردہ دلوں کو ضرور زندہ کر دیتی ہے۔ ۳۔ یعنی جو کچھ میں نے کیا اپنی نفسانی خواہش سے کیا نہ تو کسی نے مجھے کہا' نہ مجھے الہام ہوا۔ چونکہ سامری کے اس کلام میں ندامت و شرمندگی کی جھلک تھی۔ اس لئے آپ نے اسے قتل نہ فرمایا۔ ورنہ مرتد کی سزا قتل ہے ۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زبان، کن کی کنجی ہوتی ہے جو ان کے منہ سے نکل جائے وہ باذن اللہ ہو کر رہتا ہے۔ چنانچہ سامری کے جسم میں یہ تاثیر پیدا ہو گئی کہ جو کوئی اسے چھو جاتا' اسے بھی بخار آ جاتا اور خود سامری کو بھی۔ لہٰذا سامری لوگوں سے کہتا تھا کہ مجھے نہ چھونا۔ مجھ سے علیحدہ رہنا۔ اور جانوروں کی طرح سب سے علیحدہ رہتا تھا جیسا کلیم اللہ کے منہ سے نکلا ویسا ہو کر رہا ۵۔ یعنی عذاب آخرت اس کے علاوہ ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سامری نے توبہ نہ کی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام سامری کے انجام سے خبردار تھے' کہ کافر مرے گا۔ عذاب ہو گا وغیرہ ۶۔ معلوم ہوا کہ بت یا لہو کے آلات توڑ دینے پر ضمان واجب نہیں ہوتا۔ اگر کوئی کسی شرابی کی شراب پھینک دے یا ڈھول پھاڑ دے تو اس پر قیمت واجب نہیں کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس بچھڑے کی قیمت نہیں لی گئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان چیزوں کا فنا کرنا تبلیغ ہے' مال برباد کرنا نہیں ۷۔ غالب یہ ہے کہ یہ کلام موسیٰ علیہ السلام کا ہے' اور ممکن ہے کہ رب تعالیٰ کا کلام ہو' اہل عرب سے خطاب فرماتے ہوئے ۸۔ تمہارے علم کے لئے نہیں' بلکہ لوگوں کو سنانے کے لئے' ورنہ تم کو تو علم لدنی بخشا گیا جیسا کہ اگلی آیت میں ارشاد ہے۔ ۹۔ معلوم ہوا کہ حضور کو علم لدنی عطا ہوا جس سے آپ پہلے ہی سے عالم کے حالات سے خبردار تھے' یہ قرآن اس علم کا بیان ہے اور لوگوں کی تعلیم کے لئے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور حضور فرماتے ہیں فَتَجَلّٰى لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ اور فرماتا ہے تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۱۰۔ اپنے کفر اور گناہوں کا۔ اور جسے گمراہ کیا ہے' ان کی گمراہی و گناہوں کا بھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن گنہگار تمام گناہوں کا بوجھ نہ اٹھائیں گے۔ ان کے کل یا بعض گناہوں میں معافی بھی ہو جائے گی انشاء اللہ ۱۱۔ عذاب کی ہیشگی صرف کفار کے لئے ہے۔ مسلمان اگرچہ کتنا ہی گنہگار ہو' اسے ہمیشہ عذاب نہ ہو گا۔ ۱۲۔ قیامت میں کفار کی چند کھلی علامتیں ہوں گی۔ منہ کالا' آنکھیں نیلی' ہاتھ بندھے ہوئے۔ نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں' اور مومن کا حال اس کے برعکس ہو گا۔ لہٰذا قیامت میں کافر و مومن کی پہچان ہر شخص کو ہو